

## وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

قاضی سلیمان منصور پوریؒ

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (۱)

”ہم نے جو تجھے بھیجا ہے تو سب عالموں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے“

دنیا میں ہزاروں نامور اشخاص گزرے ہیں، جو آسمان شہرت پر روشن انجم ہو کر چمکے ان کے خطابات سے ان کی شخصیتوں پر روشنی پڑتی ہے۔ کسی کا لقب مہاراجہ ادھراج ہے، کوئی شہنشاہ کہلاتا ہے، کوئی مہادیو، کوئی مہابلی، کوئی تہمتن، کوئی روین تن، کوئی گنوپال، کوئی فرزند نور، کوئی یودھا (بمعنی بیدار)، کوئی سولہ کلاں، سپوزن، کوئی چندر بنسی، کوئی سورج بنسی وغیرہ وغیرہ۔

یہ اور اس جیسے دیگر خطابات اس شخص کی اپنی ذات و اوصاف کے متعلق ایک نمایاں خصوصیت کے مظہر ہیں، لیکن ایسے خطابات سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ دنیا بھر کی مخلوقات سے اس ہستی کو کیا نسبت ہے۔

لیکن رحمۃ اللعالمین ایسا خطاب ہے جو صرف اسی نسبت اور تعلق کا مظہر ہے جو مدوح الوصف کو مخلوقات کے ساتھ ہے۔

رحمت کے معنی پیار، ترس، دیا، ہمدردی، غمگساری، محبت اور خبر گیری ہیں۔ ان الفاظ کے معانی اس لفظ کے اندر پائے جاتے ہیں۔

کون شخص ہے جو یہ کہہ سکتا ہے کہ اسے مندرجہ بالا اخلاق کی کچھ ضرورت نہیں اور وہ ان اوصاف کے فیوض سے مستغنی رہ سکتا ہے۔ غالباً کوئی بھی ایسا شخص نہیں نکلے گا۔

عالم، علمیت کی صفت سے بنا ہے۔ یعنی وہ ہر ایک شے جس میں نمودار ہونے، ظہور پکڑنے، اپنی اپنی ہستی کو نمایاں کرنے اور اپنے وجود کی نمود رکھنے کی قابلیت ہے، وہ لفظ عالم سے موسوم ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

اس لفظ کا استعمال انواع و اصناف و اجناس کے ممیز کرنے میں اکثر کیا جاتا ہے۔  
عالم جمادات، عالم حیوانات، عالم علوی، عالم سفلی اور جذبات و ذہنیات و کوائف کے لیے بھی استعارۃً  
اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عالم شوق، عالم شباب وغیرہ۔

الغرض لفظ عالم کا استعمال مخلوق مادی و ذہنی تک وسیع ہے۔ عالمین صیغہ جمع ہے اور جملہ عوالم  
پراس کا احاطہ ہے۔

اب اندازہ کریں اس مقدس ہستی کا جس کا سب سے پیار ہے۔ جو سب پر ترس کھاتا ہے، ہر  
ایک کا ہمدرد و نمگسار ہے، جس کی محبت عام ہے۔ جو ہر ایک کی مقتضیات کو اپنی تعلیم سے پورا کر سکتا ہے  
جو ہر ایک و سواں کو اپنے حقائق سے ہمدرد و دوست بنا سکتا ہے۔ جس کے فیوض سے مادیات و ذہنیات  
تصورات تصدیقات کو شادابی و درستی، صحت اور صداقت حاصل ہوتی ہے۔

رب العالمین نے سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کو رحمت للعالمین فرما کر یہ ظاہر کر دیا  
ہے کہ جس طرح پروردگار کی الوہیت عام ہے اور اس کی ربوبیت سے کوئی ایک چیز بھی لاپرواہ نہیں رہ  
سکتی اسی طرح رسول کریم کی تعلیمات و فہیمات سب کے لیے اور سب کے فائدہ کے لیے ہیں اور کوئی  
شے بھی حضور کی رحمت سے خود کو مستغنی ثابت نہیں کر سکتی۔

شاید کسی نے فکرمے کو یہ کہہ دینا آسان ہو کہ اسے سورج اور گرمی کی احتیاج نہیں۔ لیکن ایک  
عالم اور صاحب دماغ کے لیے یہ کہنا سخت دشوار ہے کہ اسے تعلیمات محمدیہ کی مطلقاً حاجت نہیں۔

دنیا اور دنیا کی قومیں غور کریں کہ نبوت محمدیہ کے بعد کیوں کر انہوں نے حضور ﷺ کی  
تعلیمات کا اقتباس بالواسطہ یا بے واسطہ طریق سے کیا ہے اور کیا کیا بھیس بدل بدل کر اس خرمین حیات  
سے خوشہ چینی کی ہے۔

حضور ﷺ کی سیرت پر غور کرو اور حضور ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا مفہوم اس  
سیرت سے سمجھنے کی سعی کرو۔

۱۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے ۱۴، ۱۵ سال کی عمر میں حرب الجبار کو دیکھا اور اسی وقت سے

ایک قوم کا دوسری قوم پر حملہ آور ہونا، انسان کا انسان کو شکار غضب و وحشت بنانا، ناپسند فرمایا۔  
 ۲۔ رحمة للعالمین وہ ہے جس کی فطرت سلیمہ اور طینت طیبہ نے حلف الفضول کے عہد و پیمان کو مستحکم و استوار بنانا اور ایک شریف النفس کے لیے داد خواہی مظلوماں اور دستگیری مظلوماں، حفاظت مسافراں اور اعانت بے چارگاں کے اوصاف کا حاصل کرنا لازم ٹھہرایا۔

۳۔ رحمة للعالمین وہ ہے، جس نے دشمن کو بھی دوست بنا لینے کی تدبیر سکھائی۔

﴿ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه لم يسمع﴾ (۲)

”برائی کی مدافعت خوبی و نیکی سے کرو۔ پھر تو تمہاری عداوت والا بھی تمہارا گرم جوش

دوست بن جائے گا۔“

۴۔ رحمة للعالمین وہ ہے، جس نے عداوت کرنے والے دشمنوں، حقوق جائز سے محروم کرنے والے دشمنوں عبادت سے روکنے والے دشمنوں کے ساتھ بھی ہر ایک انتقامی کارروائی کرنے سے اہل ایمان کو روکا، اس وقت جب کہ اہل ایمان میں انتقام لینے کی طاقت و قوت بھی موجود تھی۔

﴿ولا يجرمكم شان قوم ان صلواكم عن المسجد الحرام ان تعتدوا﴾ (۳)

”اس قوم کا بغض جس نے تم کو حرمت والی مسجد سے روک دیا تھا، اس امر کی طرف کھینچ

کرنہ لے جائے کہ تم بھی ان سے خلاف انصاف کرنے لگو۔“

۵۔ رحمة للعالمین وہ ہے جس نے کافروں کے ترہب کو، ہندوؤں کے جوگ اور سنیاں کو، یہودیوں کے فرقہ لامساکو، یونانیوں کے گروہ کلیدیہ کو، عیسائیوں کے نن اور منک کو اور ان سب کے افسوس ناک اور عبرت خیز نتائج کو دیکھا اور

﴿رهبانية . ابتدعوها ما كتبنا عليهم﴾ (۴)

”رہبانیت تو لوگوں کی خود ساختہ گھڑت ہے۔ اللہ نے تو اسے انسان کے لیے کبھی

مفید نہیں فرمایا۔“

کا فرمان سنایا اور لا رهبانية في الاسلام (۵) (اسلام میں رهبانیت نہیں) کے ارشاد

سے تمدن اور انسانیت کو تاج امتیاز فرمایا۔

۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو یہودیوں کی ایک خاص نسل ہی کے افراد کو اللہ کی برگزیدہ قوم کے لقب سے مخصوص نہیں کرتا۔ جو کاتھولیکوں کی طرح آسمان کی کنجیاں شخص واحد کے ہاتھ میں سپرد نہیں کر دیتا۔ جو گنگا اور بیہویا کے برہمنوں ہی کو بزرگ اور سرگ میں آدم انسانی کے دھکیل دینے کی طاقت کا ٹھیکیدار نہیں بناتا۔ جو چین والوں کی طرح خاص رقبہ میں پیدائش کی بنیاد پر ان کو فرزند ان آسمانی کا خطاب عطا نہیں کرتا۔

جو زرتشتیوں اور لاماؤں کی طرح پیروان خاص کے سوا باقی سب پر رحمت و افضال سے بھرپور خزانے بند نہیں کرتا۔

۷۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس کی نگاہ میں رومی، یونانی، مصری و سوڈانی سب مساوی ہیں۔ جس کے دربار میں مدغم، سوڈانی، بلال حبشی، فیروز خراسانی، سلمان پارسی، صہیب رومی، اٹامہ نجدی اور عدی طائی پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے ہیں، جہاں جندل کا بادشاہ اکیلا نہیں بلکہ عمان کا حکمران جقران آل حمیر کا مدعی الوہیت ذوالکلاع اور یمن کا بڑا اکا ہن ضاد غلامان بارگاہ سے بہت پیچھے صف نعال میں خرم و شادماں موجود ہے۔

۸۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو یہود حبشی مخدول و مغضوب قوم کو جسے نہ صرف عیسائیوں نے بلکہ بت پرستوں نے بھی ذلیل و خوار ٹھہرایا تھا۔ مستقل قوم ہونے کا درجہ عطا فرماتا ہے اور معاہدات میں ان کو مساویانہ حقوق کے عطیہ سے شاد کام فرماتا ہے۔

۹۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو جملہ عیسائی اقوام کی اس وقت حفاظت فرماتا ہے جب کہ دوسری مذہبی کونسل پہلی مذہبی کواور تیسری کونسل دوسری مذہبی نسل کو کفر و لعنت کا تھکے پیش کرنے کے بعد اپنی مذہبی کاروائی کیا کرتی تھی۔

وہ عیسائیوں کے جان و مال کو اس وقت محفوظ فرماتا ہے، جب کہ مسیح کے جسم ایک روح یا دو روحوں کے ہونے کے مسئلے نے یروشلم اور روما اور مصر میں خون ریزی کو عام کر رکھا ہے۔

- ۱۰۔ رحمة للعالمین وہی ہے جس کی تعلیم لو تھر کی رہنمائی کرتی ہے، اس کے مخالف اسے خفیہ مسلمان ہونے کا الزام بھی لگاتے ہیں۔ مگر رحمة للعالمین کے فیوض سے استفادہ کرنے میں نہیں جھجکتا اور بالآخر یورپ کو الوہیت سے انسانیت پر لے آتا ہے اور ظاہریت پرستی کو گرجاؤں سے دور کر دیتا ہے۔
- ۱۱۔ رحمة للعالمین وہ ہے جو جملہ اقوام و ممالک عالم کو دین صحیح کی تعریف سے روشناس فرماتا ہے۔

﴿فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم﴾ (۶)

”اللہ کی پیدا کردہ فطرت جس پر انسانی سرشت بنائی گئی ہے۔ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی نہیں اسی کو دین قیم کہتے ہیں“

اہل رومانے اپنی اپنی مقدس کتابوں سے اور فلسفی اپنے بہتر رہنماؤں کی تعلیمات میں سے نکال کر دکھلائیں کہ دین صحیح کی یہ تعریف کبھی کسی اور جگہ بھی بتلائی گئی ہے۔  
دین صحیح کے متعلق ایک دوسرا اصول سکھایا گیا ہے۔

﴿وما جعل عليكم في الدين من حرج﴾ (۷)

”دین کے متعلق ارادہ الہی یہ نہیں کہ وہ انسان کو تکلیف اور دشواری میں رکھے“  
تیسرا اصول جس پر شریعت مصطفویہ کے احکام کا نفاذ ہوا ہے۔

﴿ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته عليكم﴾ (۸)

”ہاں! شریعت سے ارادہ الہی کا مقصود یہ ہے کہ انسانوں کو پاک و صاف ٹھہرائے اور ان پر اتمام نعمت بھی فرمائے۔“

تعریف بالا اور اصول بالا کو مسلم رکھتے ہوئے بھی یہ ارشاد ہے۔

﴿لا اكراه في الدين قد تبين الرشد من الغي﴾ (۹)

”دین کے بارے میں کسی پر زور اور زبردستی نہیں ہدایت اور ضلالت کو کھلے طور پر واضح کر دیا ہے۔“

۱۲۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے، جس کی تعلیم اختلاف الوان اور تلمیل زبان اور تباہن ملکی سے بہت بلند ہے۔ جس کی تعلیم میں حسب و نسب کا خالی دعویٰ صداقت سے عاری ہے۔

۱۳۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے سب سے پہلے ہوا اللہ احد کے دین واحد کی دعوت یکساں طور پر خویش و بیگانہ کو دی۔ جس نے سب سے پہلے احمر و اسود، غربی و شرقی، مبتدین و غیر مبتدین کو قوم واحد بنایا۔ ایک ہی کلمہ زبان پر، ایک ہی ولولہ دماغ میں، ایک ہی ارادہ دلوں میں قائم کر دیا۔

۱۴۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے ترہب اور تمہیل میں تفریق کی، جس نے ایک گرهستی گرهست میں رہ کر سنیا سی بنایا اور جس نے مصائب دنیوی کے خوف سے قطع تعلق کر نیوالے کو ناخوشنودی رحمن کا مورد بتلایا۔

۱۵۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے امراض قلوب کو بیان کیا۔ امراض کی علامات اور علاج کے طریقے بتائے جس نے قلب سلیم کی تعریف فرمائی اور قیام سلامتی کی تدابیر کو واضح کر دیا۔

۱۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے دیکھا کہ کہیں تو عورت کو اناج، غلہ، روپیہ، پیسہ کہ طرح دان میں دیا جاتا ہے (ہندومت) اور کہیں عورت کو بے روح بتایا جاتا ہے۔ یا کبھی عورت کو مجسم شیطان تعبیر کیا جاتا ہے۔ (سترہویں صدی سے پہلے پہلے کی عیسویت) کہیں اسے صرف اغراض شہوانی کا آلہ قرار دیا گیا ہے (یہودیت) اور کہیں بے جان زمین کی طرح اسے سب مردوں کا لکدکوب ہونا تجویز کیا ہے (ایران کے مژدکیہ و مانویہ) اور ان جملہ حالات میں اس کی شخصیت و ذہنیت اور حقوق کا ذرہ بھی پاس و لحاظ نہیں رکھا گیا۔ ان جملہ مصائب کو دور کرنے کے لیے یہ حکم سنایا ہے۔

﴿وَلهن مثل الذی علیهن﴾ (۱۰)

”جیسے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں، ویسے ہی حقوق مردوں پر ہیں۔“

علم نحو میں لام استحقاق و تخصیص و تملیک کے لیے آتا ہے لہذا لہن کا لام عورتوں کو، بہت کچھ حقوق عطا کرتا ہے ارشاد فرمایا:

”النساء شقائق الرجال“ (۱۱)

”عورتیں مردوں ہی کا ایک جزو اور حصہ ہیں یا عورتیں مردوں کے لیے گل وریحان ہیں“

ارشاد فرمایا: ”فاتقوا اللہ فی النساء“ (۱۲)

”عورتوں کے معاملات میں تقویٰ الہی سے کام لینا“

۱۷۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے رسوم کی زنجیروں اور اندھی تقلید کی بیڑیوں اور آبائی مراسم کی چھٹکریوں سے انسان کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ان کارناموں کو اس طرح ظاہر فرمایا ہے:

﴿و یضع عنہم إصرہم و الا غلال التی کانت علیہم﴾ (۱۳)

”بوجھ اتار دیے اور زنجیروں کو ان سے اتار کر دور پھینک دیا“

۱۸۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے، جو قوموں کو قوموں کے ساتھ موالات کے اصول سکھاتا ہے اور عدم موالات کی حدود کو بھی قائم کر دیتا ہے تاکہ موالات کی تعریف جامع ہو جائے اور مانع بھی حضور ﷺ نے یہ فرمان سنایا:

﴿وتعاونوا علی البر و التقویٰ و لا تعاونوا علی الإثم و العداوان﴾ (۱۴)

”جملہ اقسام کوئی میں اور جملہ انواع خدا ترسی میں تم سب کے ساتھ تعاون کیا کرو

اور جملہ اصناف گناہ میں نیز جملہ اشکال عداوان میں تم کسی کی مدد نہ کیا کرو۔“

۱۹۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس کا کام جملہ خصائلِ رذیلہ اور اخلاقِ نکوہیدہ سے انسان کو پاک و صاف کر دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿و ینزکھم﴾ (۱۵) ”اور ان کی میل کچیل کو دور کر کے ان کو پاک و صاف بناتا ہوں“

۲۰۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جو انسانیت کے درجہ رفیع کو نہ تو زور و دولت کے لباس میں دیکھتا ہے اور نہ فقر و تہی دستی کے وقت اس کی نفی فرماتا ہے، بلکہ انسانیت کا مدار اور ابن آدم کہلانے کا استحقاق وہ صرف ایمان اور علم پر مبنی کرتا ہے۔

لفظ ایمان فر ائض الہیہ پر اور لفظ علم و احباب و وجود پر پوری طرح سے حاوی ہے۔ فرمانِ ذیل

پر غور کرو۔

﴿يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات﴾ (۱۶)

”اللہ تعالیٰ درجے بلند کرتا ہے، ان کے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور ان کے جن کو علم دیا گیا۔“

فضیلت علمی کو اچھی طرح سے ذہن نشین کرنے کے لیے فرمایا

”فضل العالم علی العباد کفضلی علی ادنکم“ (۱۷)

”عالم کی عباد پر فضیلت اتنی ہے جتنی نبی کو ادنی امتی پر ہوتی ہے“

۲۱۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے انقض الحلال الی اللہ الطلاق (ابوداؤد) کے راز سے دنیا کو واقف بنایا اور سمجھایا کہ طلاق کا وجود خاص دشواریوں کے حل کرنے کے لیے ضروری ہے اور اس وقت طلاق کی ضرورت ایسی ہی ہو جاتی ہے، جس طرح ایک عضو میں سمیت آجانے کی وجہ سے اس کا جسم انسانی سے بذریعہ قطع و برید جدا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگرچہ قطع عضو بہر حال ناپسندیدہ سمجھا جائے۔

ہاں یہ حکم طلاق دینے والے کو سمجھایا جاتا ہے کہ اب وہ ایسے خطرناک فعل کا اقدام کرنے لگا ہے جو اللہ تعالیٰ کو صرف ناپسند ہی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی اس سے بغض بھی ہے۔ لہذا جب تک یہ مسلم نہ ہو جائے کہ صرف یہی ایک صورت مرد کی بقا و صحت و حفاظت ایمان و عزت کے لیے رہ گئی ہے، اس وقت تک اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

۲۲۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے طلاق کو روکنے کے لیے ایسی تدابیر کو ضروری ٹھہرایا جن پر عمل کرنے سے ہر ایک جلد باز اور ہر ایک انجام سے بے پرواہ اور ہر ایک مغلوب الغیظ کو طلاق کی برائی سے محفوظ فرمایا ہے۔

(الف) زوجین کے اختلاف و شقاق کے مٹانے کے لیے پہلی تدبیر یہ بتائی کہ دو ثالث مقرر کیے جائیں ایک مرد کے گھرانے کا ایک عورت کے گھرانے کا۔ وہ دونوں ان زوجین کے حالات و شکایات کو



سین اور فیصلہ کر دیں۔

(ب) اب بھی اگر اصلاح نہ ہو اور قصور کا بوجھ صرف عورت پر ہو تو مرد کو لازم ہے کہ کچھ عرصہ کے لیے ہم بستری ترک کر دے یہ تدبیر بہت مؤثر ہے۔

(ج) اب بھی کوئی درستی نہ ہو تو تادیب کے طور پر ہلکی سی مار مارے، ہلکی مار یہ ہے کہ چہرہ پر نہ مارے۔ ایسی ضرب نہ مارے جس سے جلد پر نشان نمایاں ہو جائے۔ یہ تدبیر بھی پست درجہ کی سمجھ والیوں میں مؤثر ہوتی ہے۔

(د) یہ تدبیر بھی ناکافی ثابت ہو، تب ایک طلاق دے سکتا ہے۔ اس ایک طلاق دینے کے لیے شوہر کو اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے جب وہ ماہواری ایام سے پاک صاف ہو جائے، ان ایام کا یہ انتظار بھی پہلی طلاق کی روک کے لیے ہے۔

اس طلاق کے بعد ضروری ہے کہ خاوند بیوی ایک ہی گھر میں رہیں۔ ایک ہی جگہ خواب کریں۔ اس سکونت یک جانی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زوجین میں سے ہر ایک کو پھر اپنی خصلت و عادت اور فعل پر جس کی طفیل نوبت بحدے رسید ہو گئی ہے، غور کرنے اور اصلاح کرنے کا موقع مل جاتا ہے، اسی طرح پر اگر وہ رل مل بیٹھے، ایک نے دوسرے کی ہم بستری کا موقع حاصل کر لیا تو وہ ایک طلاق ان کو خاوند کی معاشرت سے ذرا روک نہیں۔

(ه) ایک مہینہ گزر گیا، عورت کو دوسرے مہینے کے ایام بھی دیکھنے پڑے، ان کے بعد پھر مرد کو دوسری طلاق دینے کا اختیار ہے۔ لیکن اس دوسری طلاق کے بعد بھی زوجین کو ایک ہی جگہ رہنا سہنا سونا، بیٹھنا ہوگا۔ اب پھر ایک مہینہ کی کسی میعاد ان کے درمیان ہے، جذبات انسانی، جھوٹے غصہ، بے جا بدگمانیوں اور فضول شکایتوں کو جلد مغلوب و معدوم کر دیا کرتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو پھر یہ جوڑا میاں اور بیوی کا ہے اور دونوں طلاقوں کا ان پر بوجھ نہیں۔

(و) اب تیسری طلاق کا موقع آ جائے، اس وقت جب عورت ماہواری مرض سے فارغ ہو، اب شریعت اسے بتلاتی ہے کہ دیکھ، یہ ہا تیرے ہاتھ سے نکلنے والی ہے، پرنداز جاتا ہے، تو کف افسوس ہی

ملنا پڑتا ہے۔ سمجھ لے، اور تیسری طلاق سے رک جا۔

ان ہدایات پر بھی اگر نفرت و شقاق کی بنیاد ایسی مضبوط ہے کہ مرد اب تک طلاق ہی پر تلا ہے تب شریعت اسے مجبور نہیں کرتی اور معاہدہ شادی کو لعنت زندگی کا طوق نہیں بنا دیتی۔

رحمۃ للعالمین کی تعلیم نہ تو یہ گوارا کر سکتی ہے کہ کسی وفادار بیوی کو محض کسی بیرونی جاہل کے طعن پر یکبارگی گھر سے نکال دے، جیسا کہ ستیا جی کا معاملہ ہے یا یہودیوں کی طرح جن کے نزدیک بیوی کا درجہ ایک ملازم کے برابر بھی نہیں بلاوجہ اور بے سبب شریک زندگی سے قطع تعلق کر لیا جائے۔ علی ہدایہ بھی گوارا نہیں، کہ عورت پر تہمت زنا لگانے کے بغیر اس کی بدمزاجیوں، گستاخیوں یا امراض مخصوصہ کے بعد بھی اس سے گلو خلاصی نہ ہو سکے، جیسا کہ انجیل کی تعلیم کو سمجھ لیا گیا ہے۔ ہاں حقوق زوجین کا از حد خیال رکھتے ہوئے رحمۃ للعالمین نے ایک ایسی سڑک تیار کر دی ہے، جس میں نہ تفریط کی گھائیاں آتی ہیں اور نہ افراط کے پہاڑ حاصل ہیں۔

۲۳۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے عرب کے اس رواج کو توڑا کہ میت کا ورثہ خاندان کے صرف ان لوگوں کو ملے گا جو تلوار و نیزہ اٹھا سکتے ہوں، عورت اور معصوم بچے، بیٹی، بہن کا کوئی حق نہیں بلکہ وہ ایک عورت کو باپ کی جائیداد سے بوجہ بیٹی ہونے کے، بھائی کی جائیداد سے بوجہ بہن ہونے کے، شوہر کی جائیداد سے بوجہ زوجہ ہونے کے اور اولاد کی جائیداد سے بوجہ والدہ ہونے کے متعدد حصے دلاتا ہے اور حضورؐ کے تعلیم کردہ قانون تو ریث کو اصولاً بہت سی غیر مسلم قوموں نے بھی لے لیا ہے۔

۲۴۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے وقف علی الاولاد کے آئین سے اولاد کو فقر، تنگدستی سے اور جائیداد کو تباہی سے اور خاندان کو ہلاکت سے محفوظ بنایا۔ اس مسئلہ سے دنیا کلیتہً ناواقف تھی۔

۲۵۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے جواز جنگ کے لیے مظلوم ہونے، حقوق ملی و قومی سے بلاوجہ محروم کر دیے جانے، دین حقہ کی حفاظت کرنے والوں کی جان و مال کے غیر محفوظ ہو جانے یا امن عامہ کا قیام مفقود ہو جانے اور مذاہب عالم اور ان کے اماکن عبادت کے معرض تلف میں آ جانے کو بے طور شروط اولین قرار دیا۔ یہ حقیقت آیات ذیل سے آشکار ہے۔

اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا و ان الله على نصرهم لقدير الذين  
اخرجوا من ديارهم بغير حق إلا ان يقولوا ربنا الله و لولا دفع الله  
الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع و بيع و صلوات و مساجد يذكر  
فيها اسم الله كثيرا. (۱۸)

”جنگ کرنے والوں کو اذن دیا گیا کیونکہ وہ مظلوم تھے اور بے شک اللہ ان کی مدد کی  
ضرورت رکھتا ہے یہ وہ ہیں جو اپنے وطن سے بلا سبب نکالے گئے صرف اس  
بات پر کہ انہوں نے اللہ کو اپنا پروردگار مان لیا تھا۔ ہاں اللہ تعالیٰ اگر کچھ لوگوں کی  
دوسرے اشخاص کے ذریعہ مدافعت نہ کرتا تب یہودیوں کے معبد، عیسائیوں کے  
گرجا، صائین کی عبادت گاہیں نیز مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام لیا جاتا ہے  
ضرور گرا دی جاتیں۔“

۲۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے شراب کو قطعی حرام ٹھہرایا اور اسے ام الخبائث بتلایا اور اس  
تھوڑی ہی رعایت کا بھی (جو بالآخر انتہائی اجازت تک پہنچ جاتی ہے) جو پولوس نے مرعی رکھی تھی کہ  
تبدیل مزہ کے لیے پانی میں تھوڑی سی شراب ملا کر، سدباب کر دیا۔

﴿انما الخمر و الميسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشيطان﴾

فاجتنبوه لعلکم تفلحون ﴿ (۱۹)

”شراب اور قمار کو شرک منہیہ کے برابر برابر بیان فرما کر اسے شیطانی فعل بتایا اور پھر  
اس سے بچنے کا حکم محکم الفاظ میں صادر کیا۔ تاکہ تم خلاصی پاؤ۔“

اس حکم کے ساتھ یہ تفسیر بھی شامل کر دی کل ما اسکر کثیرہ و قليلہ حرام (۲۰)

جس کی بڑی مقدار میں نشہ ہو، اس کی ادنیٰ مقدار بھی حرام ہے۔

۲۷۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے زنا کے جملہ اقسام کو جس کے عرب اور ہندوستان اور دیگر

ممالک میں عجیب عجیب نام اس کی قباحتوں کو چھپانے کے لیے رکھ لیے گئے تھے اور اس حکم کو حرام

ٹھہرایا، منبر و محراب میں خوب شائع کیا۔

﴿والذین ہم لفرو جہم حافظون الاعلیٰ ازواجہم او ماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولک ہم العادون﴾ (۲۱)

”فلاح والے وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بیویاں اور وہ جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے اس سے مستثنیٰ ہیں اور ان کی بابت ان پر کوئی ملامت نہیں مگر جو کوئی ان کے سوا اور عورت کی تلاش کرتا ہے تو وہ لوگ اللہ کی حدود سے بڑھ جانے والے ہیں۔“

۲۸۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے اسیران جنگ کی جان بخشی و رحم فرمائی کے اصول واضح فرمائے۔ تو رات میں دشمنوں کی جان تو کیا، ان کے حیوانوں اور عورتوں کی جانوں کو بچانا بھی حرام اور موجب غضب الہی بتایا گیا تھا۔

﴿فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اتختموا ہم فشدوا  
الوثاق فاما منا بعد و اما فداء﴾ (۲۲)

”جب کافروں سے ٹٹھ بھینٹ ہو جائے تو ان کی گردنیں مار دو اور جب ان کو چور چور کر دو تب مضبوط طریقہ سے ان کو باندھ لو اور پھر بعد ازاں ان پر احسان کر دیا ان سے فدیہ لے لو۔“

حملہ آور دشمن پر، مغلوب اور اسیر ہونے کے بعد، احسان نمائی یا فدیہ گیری کا اصول ایسا ہے کہ دنیا بھر کی تمام اقوام اس سے نابلد رہی ہیں اور عملاً کسی نے ایسے کارنامہ کی نظیر پیش نہیں کی۔ لیکن نبی ﷺ نے بدر واحد، مکہ حنین کی فتوحات سے ہر موقع پر اسیران جنگ اور دشمنان دین اور قاتلان مومنین اور محاربین رسول کے ساتھ یہی معاملہ فرمایا۔

۲۹۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے بے پڑھی لکھی قوموں کے سامنے جو اپنے ان پڑھ ہونے پر فخر کیا کرتے اور ان پڑھ رہنے کو نوزائیدہ امی بچہ کی معصومی کا چر بہ سمجھا کرتے تھے۔ علم سے روشناس کیا۔ علم کا درجہ ان کے دلوں میں قائم کیا، علم کا شائق بنایا، پھر ان کو معلم اور مقلدی کے منصب پر بلند فرمایا۔

﴿هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیہم آیاتہ و یزکیہم﴾

ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفى ضلالٍ مبين ﴿۲۳﴾  
 ”اللہ وہ ہے جس نے ان پڑھ لوگوں کو اپنا عظیم الشان رسول بھیجا جو انہی میں سے ہے،  
 وہ ان کو اللہ کی آیات پڑھ کر سنا تا اور پاک بناتا اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور  
 یہ لوگ تو اس رسول سے پہلے صریح گمراہی میں پڑے ہوئے تھے“  
 ﴿ويعلمكم ما لم تكونوا تعلمون﴾ ﴿۲۴﴾  
 ”تم کو وہ کچھ سکھاتا ہے جس کو تم نہ جانتے تھے“۔

- ۳۰۔ رحمتہ للعالمین وہ ہے جس نے امراض قلوب کو بیان کیا۔ امراض کی علامات اور علاج کے طریقے بتائے جس نے قلب سلیم کی تعریف بتائی اور قیام سلامتی کی تدابیر کو واضح کر دیا۔
- ۳۱۔ رحمتہ للعالمین وہ ہے جس نے گناہگار انسان کو اسرار توبہ کی تعلیم دی۔ توبہ کے اجزاء بتائے۔ ہر ایک جزو کی جدا گانہ خاصیت اور ترکیبی ماہیت کو تفصیل سے سمجھایا۔
- ۳۲۔ رحمتہ للعالمین وہ ہے جس نے تزکیہ نفس، تصفیہ باطن کو جدا گانہ ابواب میں مرتب فرمایا جس نے اخلاق فاضلہ اور ابواب احسان کو الگ الگ کر کے بتایا۔
- ۳۳۔ رحمتہ للعالمین وہ ہے جس نے تقویٰ اور خشیت من اللہ، انقطاع تمام اور انس کامل، مدارج رجوع، مراتب احسان، حقیقت و روع و توکل اور روح اخلاق و صدق اور مقامات قرب و رضا کا عرفان عطا کیا۔
- ۳۴۔ رحمتہ للعالمین وہ ہے جس نے عبد اور معبود کے درمیان ایک حبل اللہ المتین کا نشان دیا۔ چاہے ضلالت میں گرے ہوؤں کو آسمانی ہدایت پر پہنچ جانے کی تدبیر بتائی۔
- ۳۵۔ رحمتہ للعالمین وہ ہے جس نے رہزنیوں کو چوپانی اور بادشاہوں کو اخوانی سکھائی۔ جس نے غلاموں کو سلطانی دی۔ جس نے بساط کیانی پر اونٹ چرانے والوں کو بٹھلایا۔
- ۳۶۔ رحمتہ للعالمین وہ ہے جس نے علوم مابعد الطبیعہ کا آثارِ نفسی و آفاقی سے مبرہن کیا۔ جس نے اعمال اور اعمال کا روح سے تعلق، جس نے میزان اور حق و باطل کا توازن بتلایا۔

۳۷۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے شمالی عرب کو روما کی غلامی سے اور جنوبی عرب کو ایران کی غلامی سے آزاد کیا۔ جس نے طوائف الملوکی کا خاتمہ کر دیا۔ جس نے قتل و غارت گری کو قتل و غارت کر دیا۔ جس نے خون انسانی کی قدر و قیمت کو سارے جہاں کی قیمتی اشیاء سے بڑھ کر قیمتی بتایا۔ جس نے ایران کو فواجش سے اور روما کو حیوانی تعیش سے نجات دی، جس نے تمام دنیا کی طرف امن کا ہاتھ پھیلا یا۔ جس نے ایوان صلح کو مرفوع کیا جس نے حتیٰ تضع الحرب اوزارہا (۲۵) کے لیے جملہ مساعی کو ختم کر دیا۔

۳۸۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے غلامی کے نقائص دور کرنے کی تدابیر کیں۔ غلاموں کو برابر کا کھانا برابر کا پہننا، ان کی استطاعت سے بڑھ کر کام نہ لینا فرض ٹھہرایا اور اس طرح پر غلاموں کو خاندان کا ایک جزو یا ممبر بنا دیا۔

۳۹۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے غلام کو حق مکاتبہ کو بخشا جس کا مطالبہ وہ عدالت میں کر سکتا ہے اور آقا مجبور ہے کہ اسے مقررہ قیمت پر آزاد کرے۔

۴۰۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے اسلامی سلطنت کی آمدنی صدقات میں سے ۱/۸ حصہ خزانہ میں غلامی کے مٹانے کے لیے مقرر فرمایا و فی الرقاب (۲۶)

۴۱۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے مکاتبہ غلام کو چندہ دینے کا حکم سب کو دیا۔ حتیٰ کہ وہ آقا بھی چندہ دے جس کی غلامی سے اسے آزاد ہونا ہے۔

۴۲۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے قانون شریعت میں آزادی غلاموں کے لیے مواقع نکالے، اس کی تفصیل مسائل طہارت و صوم و حج کے ابواب میں دیکھنی چاہیے۔

۴۳۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے آقاؤں کو عتاق من النار کا ذریعہ آزادی غلام بتایا۔

۴۴۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے آزاد کو آقا کے برابر حقوق عطا فرما کر آقا کو غلام کا مولیٰ اور غلام کو آقا کا مولیٰ ٹھہرایا۔

۴۵۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے آزادی غلام کے بعد بھی آقا و غلام میں ایک ایسی نسبت،

ایک ایسا علاقہ پیدا کر دیا جو صرف خون کے رشتہ میں ہوتا ہے یعنی آقا کے لاوارث ہونے پر غلام کو اور غلام کے لاوارث ہونے پر آقا کو اس کا وارث ٹھہرایا۔

۴۶۔ رحمۃ للعالمین وہ ہے جس نے غلاموں پر حصول قربت و صہریت اور اخذ امارت و حکومت اور نصب امامت و ولایت اور اعداء کو عطاء صلح و امان کے حقوق سے مالا مال فرمایا۔

اسلام سے پیشتر غلامی تو جملہ ممالک میں اور جملہ اقوام میں اور جملہ ادیان میں موجود تھی۔ کیا حضور رحمۃ للعالمین ﷺ سے پیشتر کسی نے غلامی کے محور زائل کرنے اور غلاموں کو ایسے بلند مناصب تک پہنچانے میں بھی کوئی کاروائی کی۔ یہ ہندوستان اچھوت اقوام کی تعداد میں برہمنوں، کھتریوں اور ویش قوموں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ ہے اور اچھوت ہونے کی بیڑی اور طوق اس طرح ان کا لازمہ جسم و روح ہو گیا ہے کہ سینکڑوں نسلوں اور ہزاروں، لاکھوں سالوں کی امتداد مدت بھی ان کو رہائی نہیں دلا سکتی اچھوت تو میں ہندو لاء کے حکم سے معاشرت تمدن، علم اور مذہب کے جملہ حقوق سے قطعاً محروم رکھی گئی ہیں۔ برہمنوں کو شודروں کے مال کا مالک بنایا گیا ہے اور کوئی برہمن کسی شودر مقتول کے قتل میں مستوجب قصاص نہیں سمجھا گیا۔

اسلام میں کوئی انسان بھی اچھوت نہیں، سب کی جان و مال کو یکساں حرمت و احترام کے حقوق حاصل ہیں معاشرت اور تمدن میں سب برابر ہیں۔ ہر ایک ادنیٰ شخص سلطنت دنیوی یا امت دینی تک فائز ہو سکتا ہے۔

ہمارا یہ مضمون طویل ہو رہا ہے اور کتاب ہذا کا موضوع یہ نہیں کہ ہر ایک مسئلہ پر پورے سطر سے تحریر کیا جائے۔ لہذا اس دلچسپ و دل ربا مضمون کو ہم اس جگہ ختم کرتے ہیں اور آپ سے یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین صرف حضور کی خصوصیت ہی نہیں بلکہ یہ بطور اسم اور علم بھی مستعمل ہے اور یہ نام کسی غیر کا تجویز کردہ نہیں۔ ماں باپ کا رکھا ہوا نہیں کسی شاعر کے تخیل کا نتیجہ نہیں، کسی فدائی کا جوش محبت میں کہا ہوا نہیں، بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت کا انکشاف حق تعالیٰ نے فرمایا ہے، یہ ایک صداقت کا گنجینہ ہے اور اس گنجینہ کا نشان خود ہادی مطلق نے دیا ہے، یہ ایک بشارت ہے جسے قدرت ربانی ہر ایک مخلوق کے

کان تک پہنچانا چاہتی ہے یہ ایک نوید ہے جو عالمیاں کو شیفہ احسانات الہیہ بتاتی ہے۔

(ماخوذ از ”رحمۃ للعالمین“)

☆☆☆☆☆

### حواشی

- |     |  |     |              |
|-----|--|-----|--------------|
| ۱-  | الانبیاء ۱۰۷   | ۲-  | فصلت ۳۳      |
| ۳-  | المائدہ ۲  | ۴-  | الحج ۲۷      |
| ۵-  | عجلونی، اسماعیل بن محمد، کشف الخفا و مزمل الباس، ۲/۲۷۷               | ۶-  | الحج ۷۸      |
| ۷-  | الروم ۳۰   | ۸-  | البقرہ ۲۵۶   |
| ۸-  | المائدہ ۶  | ۹-  | البقرہ ۲۵۶   |
| ۱۰- | البقرہ ۲۲۸   |     |              |
| ۱۱- | ابوداؤد، السنن، کتاب الطہارۃ، حدیث نمبر ۹۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت |     |              |
| ۱۲- | ابوداؤد، السنن، کتاب المناسک، حدیث نمبر ۸۳                           | ۱۳- | الاعراف ۱۵۷  |
| ۱۳- | المائدہ ۲  | ۱۵- | الحج ۲       |
| ۱۶- | المجادلہ ۱۱  |     |              |
| ۱۷- | علی متقی ہندی، کنز العمال، ۲۱۲/۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت           |     |              |
| ۱۸- | الحج ۳۹-۴۰   | ۱۹- | المائدہ ۹۰   |
| ۲۰- | ابوداؤد، السنن، ۱۱/۵۵  | ۲۱- | المؤمنون ۷-۵ |
| ۲۲- | محمد   | ۲۳- | الحج ۲       |
| ۲۳- | البقرہ ۱۵۱   | ۲۵- | محمد         |
|     |  | ۲۶- | التوبہ ۶۰    |